

# گستاخ رسول کا انجام

مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی

مؤلف

حافظ محمد جمیل قادری

باہتمام

مکتبہ خوشیہ  
یونیورسٹی روڈ، کراچی پاکستان

# گستاخ رسول کا انجام

تحریر

مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی

باہتمام

محمد جمیل قادری

مکتبہ جعفریہ

بالقابلین مکتبہ منکری بازارک تحصیل دارالعلوم غوثیہ  
پرنسپل روضہ کراچی 4820110-4810004 (0221)

بسم اللہ الرحمن الرحیم	
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں	
کتاب رسول کا انجام	نام کتاب
مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی	مصنف
محمد جمیل قادری	باہتمام
غوثیہ کمپوزنگ سینٹر متصل مکتبہ غوثیہ کراچی	کمپوزنگ
اکتوبر 2006ء	سن اشاعت
1100	تعداد
40	صفحات
	قیمت

مکتبہ غوثیہ

بالقابل بین گیٹ فکری پارک متصل دارالعلوم غوثیہ  
یونیورسٹی روڈ کراچی 4926110-4910584 (0221)

## کتابخ رسول ﷺ کا انجام

### فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
﴿1﴾	تقریر	﴿1﴾
﴿2﴾	مقدمہ	﴿2﴾
﴿3﴾	کتابخ رسول ﷺ کا انجام آیات قرآنی کی روشنی میں	﴿12﴾
﴿4﴾	کتابخ رسول ﷺ کا انجام احادیث مبارکہ کی روشنی میں	﴿17﴾
﴿5﴾	کتابخ رسول ﷺ کا انجام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل کی روشنی میں	﴿22﴾
﴿6﴾	حضور اکرم ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے منافق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قتل کروینا	﴿23﴾
﴿7﴾	کتابخ رسول ﷺ کا انجام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں	﴿25﴾
﴿8﴾	کتابخ رسول ﷺ کا انجام غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں	﴿29﴾
﴿9﴾	کتابخ رسول ﷺ کا انجام محدث اعظم علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ کی نظر میں	﴿31﴾
﴿10﴾	شریعت کی توہین کرنے والا تورات کی تصریح کے مطابق واجب القتل ہے	﴿35﴾
﴿11﴾	حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا کتابخ رسول ﷺ کو اس کے انجام تک پہنچانا	﴿37﴾
﴿12﴾	حرفہ آخر	﴿38﴾

گستاخ رسول ﷺ کا انجام

## تقریظ جلیل

استاذ العلوم اعلیٰ اہل سنت حضرت جلیل احمد نعیمی مدظلہم

﴿ناظم تعلیمات و استاذ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ کراچی﴾

مغز قرآن، روح ایمان، جان دین

ہست حُب رحمۃ اللعالمین

قرآن عظیم و حدیث رسول کریم ﷺ میں انبیاء و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعدد آیات کریمہ اور مختلف احادیث شریفہ میں فضائل و مناقب اور تکریم و تعظیم کو بیان کیا گیا ہے، مگر افسوس صد افسوس بعض بد بخت و بد نصیب مستشرقین ان واضح دلائل و براہین کے ہونے کے باوجود انبیاء ہا خصوص سید الانبیاء محبوب کبریا، وجہ تخلیق کائنات ﷺ کی نہ صرف زبانی گستاخی و بے ادبی کرتے ہیں بلکہ پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج نہ صرف اسلامی ملکوں بلکہ خود مغربی ممالک میں بھی اس جرم کے خلاف پرزور احتجاج ہو رہا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک نہ صرف حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کے خلاف کچھ کہنا جرم و گستاخی ہے بلکہ از حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام بہت بڑا گناہ ہے۔

ہر دور میں بعض یہود و ہنود نے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہوئے انہیں امتحان میں ڈالا ہے، ایسی ہی کچھ صورت 2006ء میں بھی واقع ہوئی ہے، اس پر اخبار و رسائل اور الیکٹرانک میڈیا گواہ ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گاہے بگاہے مستشرقین اس قسم کی حرکت کر کے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ابھی مسلمانوں میں کتنی حمیت و غیرت اور عشق و محبت اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے سلسلے میں باقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے مشہور و معروف عالم و دانش ور پروفیسر ڈاکٹر ابولیف صدیقی مرحوم نے فرمایا: مغرب کے بعض اسکالرز اور دانشوروں کا اعتراض اسلام پر دس فیصد ہوتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر نوے فیصد ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ گناہ گار سے گناہ گار مسلمان بھی اپنے نبی ﷺ سے کس درجہ کی عقیدت و محبت رکھتا ہے اور گستاخ و بے ادب سے نفرت کرتا ہے، انہی جذبات و احساسات سے متاثر ہو کر عزیزم مولانا محمد نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ فرمائی زید مجدہ نے یہ رسالہ تحریر کیا ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز کیا لوح و قلم تیرے ہیں

## مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد  
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم  
اِنَّ الدِّیْنَ یُوْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ  
وَاعَدَ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا (احزاب: ۵۷)

اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے

امت پر تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

گزشتہ سال ستمبر 2005ء اور اکتوبر میں ڈنمارک اور ناروے کے اخبارات میں  
نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی گئیں اور حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کے متعلق  
توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے اور یہود و ہنود کی طاغوتی قوتوں نے اسے آزادی اظہار کا نام  
دے کر ان گستاخوں کی پشت پناہی کی اور ان کے ناپاک ارادوں کا دفاع کیا، ایسی بے لگام  
آزادی اظہار کے بارے میں علامہ اقبال نے یوں کہا تھا:

گو فکر خدا داد سے روشن ہے زمانہ

آزادی اظہار ہے ابلیس کی ایجاد

یہود و ہنود کی اس مذموم اور ناپاک حرکت پر پورا عالم اسلام ٹرپ اٹھا اور تمام مسلمان محبت  
رسول ﷺ کے عملی اظہار کے طور پر میدانِ عمل میں نکل آئے، لاکھوں، کروڑوں بلکہ کرۂ ارض پر  
ہسنے والے تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمانوں نے بیک زبان سراپا احتجاج ہو کر یہود و ہنود کو لاکھارا،  
مسلمانوں کے محبت رسول ﷺ کے اس نہ تھمنے والے سیلاب کو دیکھ کر یہود و ہنود کی پوری دنیا میں  
ہوائیاں اڑی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، دنیا کے ہر شہر میں احتجاج ہوا، اس احتجاج میں درجنوں شیع  
رسالت ﷺ کے پروانوں نے جامِ شہادت نوش کرتے ہوئے محبت رسول ﷺ کا عملی ثبوت دیا،  
پاکستان میں علامہ ڈاکٹر محمد رفیع سیّد علامہ سید عرفان شاہ مشہدی، مولانا سید محفوظ شاہ مشہدی،  
مولانا قاسم علوی، مولانا خادم حسین رضوی، صاحبزادہ رضاء مصطفیٰ، سید عتیق اشرف رضوی سمیت  
سیکڑوں عشاقانِ مصطفیٰ کو گرفتار کر کے پابند سلاسل کیا گیا، پاکستان اور سعودی عرب سمیت کچھ  
اسلامی ممالک نے ڈنمارک اور ناروے سے سفارتی تعلقات بھی منقطع کرنے کا اعلان کیا۔



پاکستان کے چاروں صوبوں میں شمع رسالت کے پروانوں نے محبت رسول ﷺ میں مستغرق ہو کر پر زور احتجاج کیا، بڑے بڑے جلوس اور تاریخی ریلیاں نکالی گئیں، پاکستان میں سب سے بڑی احتجاجی ریلی اہلسنت و جماعت کی جانب سے مورخہ 16 فروری 2006ء بروز جمعرات کو مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی فیض الرحمن (صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان) مولانا سید شاہ تراب الحق قادری، مفتی محمد جان نعیمی، صاحبزادہ محمد ربیعان امجد نعمانی کی قیادت میں نکالی گئی، یہی چاروں افراد اس ریلی کے ابتدائی محرک ہیں، واضح رہے کہ اس ریلی کے سلسلے میں پہلا اجلاس دارالعلوم امجدیہ کراچی میں منعقد ہوا، اس اجلاس کی کال بھی مفتی فیض الرحمن صاحب مدظلہ نے دی تھی، اسی اجلاس میں متفقہ طور پر قبلہ مفتی فیض الرحمن صاحب کو ریلی کا متفقہ قائد مقرر کیا گیا، اس ریلی میں تمام سنی تنظیموں نے اپنی اعلیٰ قیادتوں کے ساتھ اور عوام اہلسنت کے ٹھانڈے ہوتے ہوئے سمندر نے شرکت کی، شہر کراچی کے تمام مدارس اہلسنت کے سربراہان، اساتذہ کرام اور طلباء کرام نے اس ریلی میں بھرپور انداز سے شرکت کی۔ ایک مختلط انداز سے کے مطابق شہر کراچی میں شمع رسالت کے پروانوں اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ نے حقیقی معنوں میں عملی طور پر ”ملین مارچ“ کیا۔ یہ پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی پرامن ریلی تھی جسے پوری دنیا میں بطور مثال پیش کیا جا رہا ہے، اس ریلی کو کیا اپنوں اور حکومت نے اپنے اپنے نام سے کیش کرنے کی ناکام کوششیں کیں، بہر حال ہم اس امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ ریلی اہلسنت و جماعت کے پلیٹ فارم سے نکالی گئی اور تمام سنی تنظیموں اور مدارس اہلسنت اور ان کے سربراہان نے بھرپور نمائندگی کی، لاکھوں نفوس پر مشتمل اس پرامن ریلی سے جن علماء کرام و اہل فکر و نظر نے خطاب کیا، ان میں مولانا سید شاہ تراب الحق قادری، استاذ العلماء علامہ جمیل احمد نعیمی، صاحبزادہ شاہ انس نورانی، مفتی محمد جان نعیمی، صاحبزادہ ربیعان امجد نعمانی، علامہ غلام دہگیر افغانی، مفتی محمد رفیق حسنی، پروفیسر غلام عباس قادری، مفتی عبدالحلیم ہزاروی، عباس قادری، طارق محبوب، مولانا قاضی احمد نورانی، حاجی محمد رفیق پردیسی برکاتی، حاجی حنیف طیب، حاجی حنیف بلو، اکرم قادری، صاحبزادہ غوث صابری کے علاوہ کثیر تعداد میں مقررین نے خطاب کیا، جبکہ آخری صدارتی خطاب مفتی اعظم پاکستان فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی فیض الرحمن صاحب مدظلہم نے کیا۔ اس تاریخی لاکھوں نفوس پر مشتمل ریلی میں عوام اہلسنت اور تمام سنی تنظیموں اور ان کے

سربراہان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مفتی ذبیح الرحمن صاحب اور آپ کے رفقاء نے اتحاد اہلسنت کا خوبصورت پیغام دے کر یہ بتا دیا کہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ اہلسنت کبھی متحد نہیں ہو سکتے، وہ آج اتحاد اہلسنت کا یہ خوبصورت منظر اپنی آنکھوں دیکھ لیں۔ اتحاد اہلسنت کے اس عظیم اقدام پر ہم مفتی ذبیح الرحمن صاحب مدظلہ کو ہدیہ تحریک پیش کرتے ہیں، امید کرتے ہیں اگر حضرت علامہ مفتی ذبیح الرحمن صاحب مدظلہ کو کوشش فرمائیں تو ان شاء اللہ العزیز وہ وقت دور نہیں کہ اہلسنت و جماعت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، ہم دعا گو ہیں کہ رب کریم اہلسنت و جماعت کے اس بکھرے ہوئے شیرازے کو اسی طرح مجتمع فرمائے، اگر یہ شیرازہ اسی طرح بکھرا رہا تو پھر بقول کے

”داستان بھی نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں“

اس ریلی میں پوری دنیا میں بسنے والے انسانی حقوق کے علمبرداروں اور مسلم حکمرانوں سے چند مطالبات قرار دادوں کی شکل میں پیش کئے گئے، وہ قرار دادیں مندرجہ ذیل تھیں۔

**قواعد ۱: (۱): او آئی سی کا ہنگامی سربراہی اجلاس طلب کیا جائے، صدر مملکت اپنی تہی، دینی**

**اور قومی غیرت و حمیت کی ترجمانی کریں**

تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور توہین رسالت کے مجرمین کے خلاف مسلمانان پاکستان اور اہلسنت و جماعت کی لاکھوں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان احتجاجی ریلی صدر پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی تہی، دینی اور قومی غیرت و حمیت کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے او۔آئی۔سی کا ہنگامی سربراہی اجلاس طلب کریں، ہماری رائے میں یہ اجلاس مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ میں منعقد کیا جائے اور تمام مسلم حکمران خاتم النبیین ﷺ کے مواجد اقدس میں باادب کھڑے ہو کر صلوة و سلام عرض کر کے ناموس رسالت ﷺ کی پاسبانی اور تحفظ کا عہد کریں، جس طرح ستر (۷۰) کے شرے کے شروع میں ”القدس“ کی آتش زنی کے خلاف لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی تھی، مجوزہ کانفرنس میں توہین رسالت کے مجرمین اور ان کو تحفظ دینے والے ممالک کے خلاف ٹھوس سفارتی، سیاسی و اقتصادی تادیبی اقدامات کا اعلان کرے، ہماری رائے میں ناموس رسالت ﷺ پر براہ راست حملہ اور اہانت رسول ﷺ القدس الشریف کی آتش زنی سے بھی زیادہ عمیق جرم ہے، ایسے ممالک کی مصنوعات کا اجتماعی بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے سفارتی و تجارتی روابط منقطع کئے جائیں۔ دنیا بھر کے تقریباً ڈیڑھ



ارب مسلمانوں کے ترجمان اور نمائندہ ادارے اور۔ آئی۔ سی کی توہین رسالت کے سنگین مجرمانہ مسئلے پر خاموشی، بے حسی اور بے عملی نہ صرف قابل تشویش بلکہ قابل مذمت ہے۔

### قولہ اد (۲): ذنمارک، ناروے اور ان تمام ممالک کی مصنوعات کا فوری بائیکاٹ

جب تک ہمارے حکمران علامۃ المسلمین کی ترجمانی سے غفلت برت رہے ہیں اور قومی جذبات کا ساتھ دینے اور ان کی صحیح ترجمانی کرنے کے بجائے مخالف دھارے پر چل رہے ہیں یا محض بے ضرر مذمتی بیانات پر اکتفا کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سارے مسلمان دینی قومی اور ملی بے حسیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے توہین رسالت کے اس ظالمانہ وار کو برداشت کر لیں اور عشق رسالت مآب ﷺ کے آئینہ دار کسی توانا، جاندار اور ایمان افروز احتجاجی رد عمل کا مظاہرہ نہ کریں، مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے حکمرانوں کے اس رویے، پست ہمتی اور بے عملی کی شدید مذمت کریں۔ اہلسنت و جماعت کی لاکھوں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان احتجاجی ریلی تاجروں، صنعتکاروں، بینکاروں، تمام کاروباری حلقوں، تحریک فردشوں اور تاجران سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ذنمارک، ناروے اور ان تمام ممالک کی مصنوعات کا فوری بائیکاٹ کا اعلان کریں جو توہین رسالت پر مبنی کارڈوں کی اشاعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور آزادی اظہار کی آڑ میں ان کو تحفظ دے رہے ہیں۔

### قولہ اد (۳): حق اظہار رائے اور حقوق انسانی کے منشور کی تدوین نو کا مطالبہ

اہل سنت و جماعت کی طرف سے ہزاروں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان احتجاجی ریلی جلوس پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ حقوق انسانی کے منشور (Human Rights Charter) کی تدوین نو کی جائے اور کروڑوں اربوں انسانوں کی مذہبی اقدار کو پامال کرنے، دینی جذبات کو مجروح کرنے اور قومی اذیت رسانی کو سنگین جرم قرار دیا جائے اور اس طرح کے جرائم کے مرتکب افراد کو ٹرائل کے لئے ایسی آزاد بین الاقوامی عدالت کے حوالے کیا جائے جس میں مسلمان جج بھی شامل ہوں، یہ جلوس مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد نا اظہار رائے کے حق (Freedom of Expression) کی تحریف از سر نو تحقیق کی جائے اور اس حق آزادی کے حوالے سے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کو قابل مزا جرم قرار دیا جائے۔

### قولہ اد (۴): توہین رسالت کے مجرموں کو قومی و ملکی بدھشت گرد قرار دے کر انہیں

#### عبرتاک مزا نہیں دی جائیں

اہلسنت و جماعت کا یہ عظیم الشان احتجاجی جلوس برملا اعلان کرتا ہے کہ مسلمان، حقوق انسانی



یا آزادی اظہار کی آڑ میں تو بین رسالت ﷺ کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ دہشت گردی کے خلاف مصروف پیکار مغربی دنیا سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جسمانی اذیت کی طرح ذہنی اذیت رسانی کو بھی دہشت گردی کی تعریف میں شامل کر کے تو بین رسالت کے مجرموں کو ذہنی و فکری دہشت گرد (Intellectual Terrorist) قرار دے کر انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

### قولہ اد (۵): تشدد کی مذمت اور اعلان برائت

تحریک تحفظ ناموس رسالت ایک مقدس مشن ہے، پاکیزہ تحریک ہے، پر امن اور معظم احتجاج ہے اور ہمارا بنیادی انسانی حق ہے، ہم لاہور اور بعض دیگر مقامات پر جلاؤ، گھیراؤ، توڑ پھوڑ، آتش زنی اور انسانی جانوں کے اتلاف کے ناخوشگوار واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ یہ تخریب کاروں، مفسدین اور ملک دشمن عناصر کی کاروائی ہے، جانثاران رسالت اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ ایسی غیر شرعی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی حرکات کا تصور بھی نہیں کر سکتے، ہم ان سے لائق تعلقی کا اعلان کرتے ہیں، یہ تمام جانی اور مالی نقصان کسی دشمن یا دشمن ملک کا نہیں بلکہ ہمارا ہے اور اپنے ملک کے اندر سب کی جان، مال اور آبرو کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔

یہود و ہنود کی اس مذموم حرکت سے ہر دل مضطرب اور ہر روح زخمی ہے، اہل ایمان کو ذہنی اور فکری طور پر ناقابل برداشت صدمہ پہنچا۔ اور عالمی سطح پر بگڑی ہوئی صورت حال کے پیش نظر حضرت فقیہ ملت مفتی منیب الرحمن صاحب مدظلہم نے چند تحریری تجاویز پیش کیں، جنہیں ملک کے بڑے بڑے اخبارات نے ادارتی صفحات میں شائع کیا، ملاحظہ فرمائیں:

### تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور اہلسنت و جماعت کے زبردہ اہتمام

**عظیم الشان، معظم اور پر امن ریلی کے قائل میں چند گزارشات، مفتی منیب الرحمن**

ملت کفر کی جانب سے ناموس رسالت ﷺ پر حملے اور توہین رسالت کے ارتکاب کے انتہائی سنگین اور اندوہناک واقعے کے نتیجے میں عالمگیر سطح پر مسلمانوں میں شدید ترین ذہنی کرب و اضطراب پیدا ہوا، جس کے بے ساختہ اور بے قابو اظہار کے مظاہر ہر روز الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں نظر آ رہے ہیں اور پاکستانی مسلمانوں کی اپنی تمام تر عملی کوتاہیوں کے باوجود ذات رسالت مآب ﷺ سے عقیدت و محبت جذباتی وابستگی اور جانثاری ایمان کا اولین تقاضا بھی ہے اور ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ پاکستان میں مسلمانوں کے بے ساختہ فطری رد عمل کے طور پر احتجاج جلسوں، جلوسوں اور ریلیوں کا سلسلہ تسلسل سے جاری ہے، اس کی ضرورت بھی ہے، بلکہ یہ دینی فریضہ ہے۔

لاکھوں نفوس کے شرکت کے باوجود ان احتجاجی جلوسوں اور ریلیوں میں جہاں تقدس پاکیزگی، امن و امان اور عشق رسالت کے باوقار مظاہر جہاں نظر آئے، وہاں آتش زنی، توڑ پھوڑ اور تخریب کے المناک و شرمناک مناظر بھی دیکھنے کو ملے۔ اور آخر میں اسلام آباد کے احتجاجی پروگرام کو روکنے کے لئے شہری ناکہ بندی کرنے اور فیلنگ کے ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے۔

اس پس منظر کے تناظر میں ہم صدر پاکستان جناب جنرل پرویز مشرف، وزیر اعظم جناب شوکت عزیز، حکومتی اتحاد میں شامل تمام جماعتوں، پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں، پارلیمنٹ سے باہر دینی، سیاسی اور سماجی تنظیمات اور قوم کے تمام طبقات سے اہل کے ساتھ چند درمندانہ گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں:

۱۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ امت مسلمہ کا مسئلہ ہے، دین و ایمان کا مسئلہ ہے، اسے حزب اقتدار و خلاف کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ جو جہاں اور جس حیثیت میں ہے، اسے مکمل ذمہ داری کے ساتھ اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے، حکومت سے باہر جو عناصر ہیں، ان کا کام پر امن، منظم اور موثر احتجاج کرنا، اپنی حکومت اور ملت کفر تک اپنی آواز پہنچانا اور اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق ایسی موثر تجاویز، اقدامات اور حکمت عملی سے حکومت کو آگاہ کرنا ہے، جو اس تحریک تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن کے حصول میں مُدِّ و معاون ہوں۔ اور حکومت وقت کا کام اپنے عوام اور امت مسلمہ کے جذبات و احساسات کی نہ صرف ملی و دینی غیرت و حمیت پر مبنی مکمل ترجمانی کرنا بلکہ سیاسی، سفارتی و اقتصادی میدان میں ایسے موثر عملی اقدامات کرنا، جن کے نتیجے میں ملت کفر اور اہل مغرب ”تحفظ ناموس رسالت ﷺ“ کیلئے موثر عملی اور قانونی اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ تو یہیں رسالت کی پشت پناہی کرنے والے ممالک سے سفارتی و اقتصادی روابط کا انقطاع اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ اس کی ایک موثر صورت ہے۔ تاہم مغربی ممالک کے وہ غیر مسلم شہری جو حکومت پاکستان کی باقاعدہ اجازت سے قانونی دستاویزات کے ساتھ ہمارے ملک میں مقیم ہیں، وہ ہمارے معاہدہ ہیں اور ان کی جان و مال کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔

۲۔ اقوام متحدہ، ہیومن رائٹس کمیشن، یورپین یونین، امریکہ اور بین الاقوامی اداروں کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ ”منشور حقوق انسانی“ اور ”آزادی اظہار“ کی تعریفات اور حدود کا از سر نو

تصین کریں اور ناموس الوہیت و نبوت اور الہامی مذاہب کی اہانت کو بین الاقوامی قانون میں جرم قرار دیں، اور ایسے مجرموں کے لئے سزاؤں کا تصین کر کے ان کو بین الاقوامی عدالت کے سپرد کیا جائے۔

۳۔ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ امت مسلمہ بوجہ اس وقت طاقت کی پوزیشن میں نہیں ہے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ باطل سے مرعوب ہو کر دینی، ملی اور قومی غیرت کا سودہ کر لیا جائے اور فحشی اور فکری غلامی کو ہمیشہ ہمیشہ قبول کر لیا جائے۔

۴۔ جس طرح بین الاقوامی طور پر بے قصور لوگوں کی جانیں تلف کرنا، مجبور و معذور بنادینا، جان و مال کی حرمت کو پامال کرنا، دہشت گردی ہے، بالکل اسی طرح فحشی، فکری، اعتقادی اور نظریاتی اذیت رسانی کو بھی دہشت گردی بلکہ سب سے سنگین دہشت گردی قرار دیا جائے۔

۵۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ”او۔ آئی۔ سی“ ایک کمزور ادارہ ہے، لیکن مجبوری یہ ہے کہ امت مسلمہ کا یہی واحد مشترکہ عالمی فورم ہے، لہذا اسے متحرک کرنا اور اس میں جان و مال کی ضرورت ہے۔ صدر پاکستان پر لازم ہے کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا موثر کردار ادا کریں اور توہین رسالت کے مرتکبین اور ان کی پشت پناہ ممالک کے خلاف موثر اقدامات کے لئے او۔ آئی۔ سی کا ہنگامی سربراہی اجلاس طلب کرنے کے لئے پہل کریں، اور علانیہ طور پر باقاعدہ طریقے سے نہ صرف اس کا مطالبہ کریں بلکہ مسلم ممالک کا دورہ کر کے انہیں اس پر آمادہ کریں۔

۶۔ ہماری رائے میں او۔ آئی۔ سی کا مجوزہ ہنگامی سربراہی اجلاس مدینہ منورہ میں منعقد کیا جائے اور مسلم ممالک کے تمام حکمران رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تحفظ ناموس رسالت کا عہد کریں اور اجتماعی طور پر موثر عملی اقدامات کا اعلان کریں۔

۷۔ چھپن ممالک کی اجتماعی آواز اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی افرادی قوت اور مارکیٹ اتنی بھی بے توقیر اور بے اثر نہیں کہ کوئی اس آواز پر بالکل کان نہ دھرے، لہذا مسلم امہ اپنا وجود منوانے میں دیر نہ کرے۔

۸۔ امت مسلمہ کو اپنا وقار بلند کرنے اور عالمی برادری میں باعزت مقام حاصل کرنے کے لئے سائنس، ٹیکنالوجی، ہائی ٹیک، تجارت و صنعت اور جدید علوم و فنون میں مہارت حاصل کرنی ہوگی، مصنوعات کو بین الاقوامی معیار پر لانا ہوگا، صنعت کی ترقی، تجارت میں امانت و دیانت، نظام حکمرانی میں عدل اجتماعی کی ضمانت اور اسلامی شوریٰ نظام اور قانون کی حکمرانی کے

مسلمہ معیارات کو اپنانا ہوگا۔

۹۔ قوم کی امانت، اقتدار، امانت حقوق اور قوی خزانے کو کرپشن، خورد برد، اقربا پروری کی لعنت سے پاک کر کے عہدوں اور مناصب کی امانت کو اہل لوگوں کے سپرد کرنا ہوگا۔

۱۰۔ ہم یہ بھی باور کرنا چاہتے ہیں کہ ”تحریک تحفظ ناموس رسالت“ ایک مقدس، پاکیزہ اور باوقار مشن ہے، گھیراؤ، جلاؤ، لوٹ مار، جان و مال اور آبرو کی حرمت کی پامالی کی حرکات نہ صرف یہ کہ فساد، تخریب اور بدہشت گردی ہے، بلکہ اس اعلیٰ ترین روحانی مقصد کے منافی ہے۔ اس میں جہاں اس تحریک کے قائدین پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کو شرعی قانونی اور اخلاقی دائرے کے اندر رکھیں، وہاں حکومت کی بھی پوری ذمہ داری ہے کہ تحریکی عناصر کو اندازہ کر کے ملک، قوم اور اس کے اعلیٰ وقار کو تباہ کرنے کا موقع نہ دیں۔ لاہور اور پشاور کے واقعات ہم سب کے لئے باعث عار اور عالمی سطح پر رسوائی کا باعث ہیں۔

۱۱۔ علماء پر مقدمات دائر کرنے اور ان کو مورد الزام ٹھہرانے کے بجائے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور حکومت کا فرض ہے کہ اصل تحریکی عناصر کا کھوج لگا کر انہیں قرار واقعی عبرت ناک سزا دیں۔ ہم حزب اختلاف سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ ان مقدس اجتماعات کے خطابات کو عظمت رسول ﷺ کے موضوع تک ہی محدود رکھا جائے۔ اور یہ تاثر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ تحفظ ناموس رسالت کی مقدس تحریک میں سیاسی مقاصد کی آمیزش بھی ہے۔

۱۲۔ ہماری معلومات کے مطابق لاہور میں بعض ممتاز علماء کے خلاف مقدمات دائر کئے جا رہے ہیں اور ان کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ان کے قریبی رشتہ داروں کو گرفتار اور ہراساں کیا جا رہا ہے۔ یہ طرز عمل حکومت پر اعتماد کو بھروح کرے گا اور اس کے وقار میں کمی آئے گی۔

۱۳۔ ہم تمام مسلمانوں پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری پرامن احتجاجی تحریک تو بین رسالت کو ارتکاب کرنے والوں اور ان کے پشت پناہ مغربی ممالک کے حکمرانوں کے خلاف ہے، پاکستان کی اقلیتی برادری کے لوگوں کے خلاف نہیں ہے۔ اقلیتوں کی جان، مال اور آبرو اور عبادت گاہوں کا تحفظ، ہماری آئین اور قانونی ذمہ داری ہے اور چرچ یا کسی عبادت گاہ پر حملہ ہماری تحریک کے لئے نقصان دہ ہے، اس سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔

ہماری رائے میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ حکومت سرکردہ علماء کو بلا کر باہمی مذاکرات کے ذریعے اس

مسئلے کا حل تلاش کرے، اور پرامن احتجاج کرنے والوں اور شریک عناصر میں فرق کرے اور جان و مال کے نقصانات کی تلافی کرے۔ ہم اپنی بساط کے مطابق صورتحال کی اصلاح کے لئے دین و ملک کے بہترین مفاد میں ہر تعاون کے لئے تیار ہیں، یہ حکومت کے نبی بہترین مفاد میں ہے کہ جلد از جلد حالات معمول پر لائیں تاکہ خوف و ہراس کی فضا ختم ہو۔ عوام شب و روز درس و تدریس، وعظ و تقریر اور تزکیہ اور تربیت میں مشغول علماء کو فساد و تخریب کا قرار دینے پر ہرگز اعتماد نہیں کریں گے۔ ہم نے اہلسنت کے زیر اہتمام 13 فروری کو راولپنڈی اور 16 فروری کو کراچی میں لاکھوں نفوس کی روح پرور فضا میں منظم پرامن احتجاجی ریلیاں منعقد کر کے ثابت کیا ہے کہ اپنی آواز کو اس طرح بھی دوسرے فریق تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ دلیل و استدلال، متانت و وقار اور امن و آشتی کو فروغ دینے والوں کو اہمیت دے اور ملک و ملت کے مفاد میں "تعاونو علی البیڑ" کے قرآنی حکم پر عمل کرے۔ ہم بنیادی طور پر اکیڈمک لوگ ہیں، روایتی حزب اقتدار و اختلاف سے ہمارا تعلق نہیں ہے، ہم صرف احتساب، تعمیری تنقید اور اصلاح کے خواہاں ہیں۔

کچھ کراچی کی تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ احتجاجی ریلی کے بارے میں:

اہلسنت و جماعت کے زیر اہتمام جمعرات 16 فروری کو تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ احتجاجی ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ اس ریلی میں اہلسنت و جماعت کے تمام دینی مدارس و جامعات، رقابہ سیاسی و مذہبی جماعتوں و تنظیمات، ائمہ و خطباء، علماء و مشائخ، سب کا تعاون و اشتراک تھا۔ ابتدا میں اس کی دعوت و تحریک چار افراد کی جانب سے تھی، یعنی راقم الحروف مفتی فیض الرحمن، مولانا سید شاہ تراب الحق قادری، مفتی محمد جان نعیمی اور صاحبزادہ محمد رحمان امجد نعمانی۔ اس میں اہلسنت و جماعت کے ہر طبقے، تنظیم، ادارے اور افراد نے اپنے اپنے انفرادی تشخص، نام، عنوان اور شناخت کو بہت بڑے پیمانے سے کام لے کر اہلسنت و جماعت کے مشترکہ پلیٹ فارم میں ضم کر دیا تھا اور یوں قطرہ قطرہ مل کر سمندر بن گیا، یہ کراچی کی تاریخ میں لاکھوں نفوس کا ایک منفرد، منظم، مثالی، روح پرور، ایمان افروز اور پرامن مظاہرہ تھا، اسے اگر ملین مارچ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ اس کا مقصد ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے اپنے عزم و ثبات اور ایمان و ایقان کا اظہار کرنا تھا اور اپنی حکومت اور اہل مغرب کو ایک توانا اور پر عزم پیغام دینا تھا کہ اہلسنت و جماعت اور امت مسلمہ ناموس مصطفیٰ ﷺ کے لئے



ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں، اس میں کسی کی شخصی قیادت کا پروچیشن ہرگز مقصود نہیں تھا اور نہ ہی اس کا کوئی سیاسی ایجنڈا تھا، فقط تحفظ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا ایک نکاتی ایجنڈا تھا۔ اس سے ایک بار پھر یہ حقیقت سامنے آئی کہ کراچی اہلسنت و جماعت اور شیع رسالت کے پروانوں کا شہر ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس عظیم الشان پر امن اور منظم احتجاجی ریلی کو مثالی قرار دیا گیا اور حقیقت واقع بھی یہی ہے۔ اس ریلی کے انعقاد کے حوالے سے ہم الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا یعنی ابلاغ عامہ کے تمام افراد اور اداروں کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بھی اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اس سعادت کے حصول میں اپنا حصہ ڈالا، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ماجور فرمائے۔ اس عظیم الشان احتجاجی ریلی کو پر امن طور پر منعقد کرنے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور صوبائی حکومت کے ذمہ داران نے بھی ہر ممکن تعاون کیا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا، تاکہ شر پسند، فسادی اور تخریبی عناصر اسے سبوتاژ نہ کر سکیں اور یہی اس کی تقدیر کا تقاضا بھی تھا۔ لاہور اور پشاور کی آتش زنی، جلاؤ گھیراؤ اور تھوڑ پھوڑ کے تناظر میں اس احتجاجی ریلی کے پر امن انعقاد کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں، بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی ننگو کرم کا صدقہ ہے اور بارگاہِ الوہیت و نبوت میں مقبولیت کی دلیل ہے، دراصل باری تعالیٰ پر توکل اور اس کے حبیب کریم ﷺ سے توشل ہی ہمارا شعار ہے۔ بعض مؤخر اخبارات نے اظہارِ تحسین کے لئے اس پر ادارے بھی لکھے، اور بعض فاضل اہل قلم نے کالم بھی لکھے، ہم ان سب کے بھی شکر گزار ہیں، لیکن ایک عاجزانہ نگاہ یہ ہے کہ ریلی کے شرکاء کی تعداد کے تذکرے میں انصاف نہیں برتا گیا اور ریلی کے منتظمین و داعیان کے ذکر صریح سے نہ صرف گریز کیا گیا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے چند کلمات خیر کہنے میں ذرا بخل سے کام لیا گیا، نیز اس امر کی تصریح بھی لازمی تھی کہ اس ریلی کا انعقاد اہلسنت و جماعت نے کیا تھا۔

﴿محمد نصیر اللہ نقشبندی﴾

ناظم، دارالعلوم نصیب، بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی

خطیب جامع مسجد اتر شاہ فیصل کالونی نمبر 5، کراچی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# گستاخ رسول ﷺ کا انجام

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب حبیب جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں اور ایذا پہنچانے والوں کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر وحیدات نازل فرمائیں اور انہیں دردناک عذاب سے ڈرایا، چند آیات قرآنی ملاحظہ فرمائیں۔

☆ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا (احزاب: ۵۷)

ترجمہ: بے شک جو لوگ اذیت دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

☆ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچانے والوں کو دردناک عذاب سے خبردار کیا گیا ہے، فرمایا

وَمِنَهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبہ: ۶۱)۔

ترجمہ: اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو نبی کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو (کان کے کچے) ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ ہر ایک کی بات نہیں سنتے ہیں، تمہاری بھلائی کیلئے ہر ایک کی بات سنتے ہیں اور وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین کی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں اور تم میں سے ایمان والوں کے لیے رحمت ہیں اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

علامہ ابو عبد اللہ قرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: منافقین نے یہ کلمات کفریہ سنجیدگی سے کہے ہوں یا مذاق سے یا جیسے بھی انہوں نے کلمات کہے ہوں یہ کفر ہے، کیونکہ اس میں ائمہ کا

## کتاب رسول ﷺ کا انجام

اختلاف نہیں ہے، مذاق سے کلمہ کفر یہ کہنا بھی کفر ہے (احکام القرآن ج ۸ ص ۱۲۲)۔

نیز اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی شان اقدس میں کوئی ایسا کلمہ کہنا جو عرف عام میں توہین کے لیے متعین ہو وہ کفر ہے، اور اس کا مرتکب واجب القتل ہے، خواہ اس نے توہین کی نیت کی ہو یا نہیں، کیونکہ منافقین نے کہا تھا کہ ہم نے توہین کی نیت سے ایسا نہیں کیا بلکہ مذاق سے کہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اب بہانے نہ بناؤ تم ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کفر کر چکے ہو، ملامہ قرطبی کے مطابق وہ تین افراد تھے ان میں سے دو نے مذاق اڑایا۔

☆ قُلْ اَبَا اللّٰهِ وَاٰتَاہٖ وَرَسُوْلُہٗ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْبُدُوْا اِلٰہًاۤ اِلَّا اللّٰہَ ۚ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ، النحل (التوبہ: ۲۵-۲۶)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ کا اور اس کی آیتوں کا اور اس کے رسولوں کا مذاق اڑاتے تھے، اب عذر نہ پیش کرو بے شک تم اپنے ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کفر کر چکے ہو۔

☆ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرُوْا قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الْاَسْمُ الْفُسُوْقِۙ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ ۝ (الحجرات: ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! مردوں کا کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے بعید نہیں کہ (وہ ان مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں، عورتوں کا مذاق اڑائیں عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپ میں طعنہ زنی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو کیا ہی برا نام ہے ایمان کے بعد فاسق کہلانا اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہی ظلم کرنے والے ہیں۔

☆ وَمَا كَانَ لَّکُمْ اَنْ تُؤْفَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖۤ اَبَدًا ۚ اِنَّ ذٰلِکُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝ (الاحزاب: ۵۳)

ترجمہ: اور تمہیں لائق نہیں کہ اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کسی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بے شک تمہاری یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔

☆ اِنَّ الَّذِیْنَ یُخَآذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الْاٰذِیْنِ ۝ (المجادلہ: ۲۰)

ترجمہ: یقیناً جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے عداوت رکھتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔



☆ اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کے لئے قال کا حکم صادر فرمایا ہے۔

☆ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الانفال: ۱۲-۱۳)

ترجمہ: کافروں کی گردنوں کے اوپر مارو اور کافروں کے ہر جوڑ پر ضرب لگاؤ، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

☆ وَمَنْ يُشَاقِ الرَّسُولَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَ ثَمَرًا مَصِيرًا (النساء: ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو شخص ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور (تمام) مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا اور اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔

☆ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (سورۃ الحشر: ۴)

ترجمہ: یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کی بارگاہ کا ادب قرآن مجیم میں خود سکھاتا ہے۔  
ارشاد خداوندی ہے:

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا زَعِيمًا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (البقرہ: ۱۰۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے رسول سے) راعنا نہ کہو اور انظرنا کہو اور ابتداء (غور سے) سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

بعض یہودیوں نے ایک شرارت ایجاد کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آکر لفظ ”راعنا“ سے آپ کو مخاطب کرتے، جس کے معنی ان کی عبرانی زبان میں ایک بددعا کے ہیں

اور وہ اسی نیت سے کہتے تھے، مگر عربی زبان میں اس کے معنی ”ہماری رعایت فرمائیے“ کے ہیں، اس لئے عربی دان ان کے اس فریب کو نہ سمجھ سکے اور اچھے معنی کے قصد سے بعض مسلمان بھی آپ ﷺ کو اس کلمہ سے خطاب کرنے لگے۔ اس سے ان شریروں کو اور گنجائش ملی، آپس میں بیٹھ کر بٹتے اور مذاق اڑاتے کہ اب تک تو ہم ان کو خفیہ ہی برا کہتے تھے اب اعلانیہ کہنے کی تدبیر ایسی ہاتھ آگئی کہ مسلمان بھی اس میں شریک ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ گوارہ نہ ہوا کہ کوئی اس طرح محبوب مکرم کی شان میں گستاخی کا پہلو نکال سکے۔ حق تعالیٰ نے اس گنجائش کے قطع کرنے کا مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس لفظ ”راعنا“ کا استعمال چھوڑ کر لفظ ”انظرنا“ (یعنی یا رسول اللہ ﷺ) ہم پر نظر کر فرمائیں) استعمال کرو، تاکہ یہودی شرارت اور گستاخانہ عزائم کامیاب نہ ہو سکیں۔

علامہ شوکانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

قال المؤمنون بعد هذه الآية من سمعتموه يقولها فاضربوا عنقه فانتهت اليهود بعد ذلك (فتح القدیر ص ۱۲۵، ج ۱)

اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہو گیا کہ اگر کوئی شخص ایسا لفظ استعمال کرے جس میں توہین رسالت کا احتمال ہو تو اس کی گردن اڑادی جائے، یہ دھمکنی کر یہودی ایسے الفاظ استعمال کرنے سے باز آ گئے۔

**نوٹ:** آج بھی اگر امت مسلمہ منصفہ طور پر کوئی مضبوط لائحہ عمل اور قانون بنائیں تو تعجب نہیں کہ کسی کافر و ملعون کو شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے کی جرأت ہو۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہودی لفظ ”راعنا“ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بطور طعن و تشنیع استعمال کرتے ہیں تو آپ نے یہودیوں سے کہا: علیکم لعنة الله لو سمعتموها من رجل منكم يقولها للنبي ﷺ لا ضربوا عنقه (تفسیر قرطبی ص ۵۷ ج ۲)

اے یہودیو! تم پر لعنت ہو اللہ کی آئندہ اگر میں نے تم میں سے کسی کو لفظ ”راعنا“ کہتے ہوئے سنا تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوًّا إِنَّ تَحْبِطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات: آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کے حضور چیخ کربات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ مؤمنین کو اپنے پیارے حبیب لیب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی محفل میں بیٹھنے کے آداب سکھا رہا ہے، پس معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کی بارگاہ عالی میں چلا کربات کرنا اور اپنی آواز کو حضور نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی کرنا بھی توہین اور تنقیص میں شامل ہے، معلوم ہوا نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی پوری انسانیت کے لیے واجب الاحرام ہے اور اس دربار عالی میں ادب و احترام اور گفتگو کے آداب بھی رب کائنات کی ذات اہل ایمان کو سکھا رہی ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے۔

سورۃ الحجرات کا موضوع ہی اہل ایمان کو دربار رسالت ﷺ میں آداب کی تعلیم دینا ہے، سب سے پہلے مسلمانوں کو واضح طور پر یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے قدم اور پیش قدمی نہ کرو، کس چیز میں پیش قدمی کو منع فرمایا ہے قرآن کریم نے اس کو ذکر نہیں کیا جس میں اشارہ غموم کی طرف ہے کہ کسی قول یا فعل میں نبی اکرم ﷺ سے پیش قدمی نہ کرو بلکہ انتظار کرو کہ رسول اللہ ﷺ کیا جواب دیتے ہیں، ہاں آپ ہی کسی کو جواب کے لئے مامور فرمادیں تو وہ جواب دے سکتا ہے، ہاں طرح اگر آپ چل رہے ہیں تو کوئی آپ سے آگے نہ بڑھے، کھانے کی مجلس ہے تو آپ ﷺ سے پہلے کھانا شروع نہ کرے مگر یہ کہ آپ ﷺ کی تصریح یا قرآن سے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ ﷺ خود ہی کسی کو آگے بھیجنا چاہتے ہیں جیسے سفر اور جنگ میں کچھ لوگوں کو آگے چلنے پر مامور کیا جاتا تھا۔

اس آیت کے نزول کے بعد صحابہ کرام کی کیفیت:

رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی آواز سے زیادہ آواز بلند کرنا یا بلند آواز سے اس طرح گفتگو کرنا جیسے آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کیا کرتے ہیں ایک قسم کی بے ادبی اور گستاخی ہے، چنانچہ اس آیت کے نزول سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ حال ہو گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم ہے کہ اب مرتے دم تک آپ ﷺ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی سے سرکشی کرتا ہو (درمنثور از علامہ سیوطی ص ۵۴۸، ج ۷)۔



## کتابخ رسول ﷺ کا انجام

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ طبعی طور پر بہت بلند آواز تھے، یہ آیت سن کر وہ بہت ڈرے اور روئے اور اپنی آواز کو گھٹایا۔ (درمنثور ص ۵۳۹، ج ۷)  
علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

والقاعدة المختارة ان ايدائه عليه الصلوة والسلام يبلغ مبلغ الكفر المحبط للعمل باتفاق ورد النهي عما هو مظنة لا ذى النبي ﷺ سواء وجد هذا المعنى او لا حماية للريعة وحسما للمادة.

(روح المعانی ص ۱۳۶، ج ۲۶)

یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی قول یا فعل کے ذریعہ تکلیف پہنچانا کفر ہے جس سے انسان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لہذا ایسے اعمال سے بھی منع فرمایا گیا ہے جس سے آپ ﷺ کو اذیت پہنچنے کا احتمال ہو۔

## کتابخ رسول ﷺ کا انجام احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله عنهما ان اعمى كانت له ام ولد تشتم النبي ﷺ وتقع فيه فينهاها فلا تنتهي ويزجرها فلا تنزجر فلما كان ذات ليلته جعلت تقع في النبي ﷺ وتشتمه فاخذ مغمول فوضعه في بطنها واطكاع عليها فقتلها فلما اصبح ذكر ذلك للنبي ﷺ فجمع الناس فقال انشد رجلا ففعل ما فعل لي عليه حق الاقام فقام الاعمى يتخطى الناس وهو يتدللدل حتى قصد بين يدي النبي ﷺ فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت تشتمك وتقع فيك فانهاها فلا تنتهي وازجرها فلا تنزجر وولي منها ابنان مثل اللولو وكانت بي رفيقته فلما كان البارحة جعلت تشتمك وتقع فيك فاخذت المغمول فوضعت في بطنها واطكاع عليها حتى قتلها فقال النبي ﷺ اشهد ان دمها هدر.

(مسند ابی داؤد ج ۲ ص ۲۵۲، باب الحكم فيمن سب النبي ﷺ مطبوعه دهلي، مسن نسائی ج ۲ ص ۱۷۰، کتاب المحاربة باب الحكم فيمن سب النبي ﷺ، مسن ابو داؤد رقم الحديث: ۴۳۶۱، مسن نسائی رقم الحديث: ۴۰۸۱، المطالب العالیہ



رقم الحديث: ۱۹۸۵، تبیان القرآن ج ۵ ص ۸۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی رسول کی باندی ام ولد تھی، وہ نبی اکرم ﷺ کو برا کہتی تھی اور آپ ﷺ کو سب و شتم کرتی تھی، وہ نابینا صحابی اس کو منع کرتے رہتے تھے اور وہ باز نہیں آتی تھی، ایک رات جب وہ نبی اکرم ﷺ کو سب و شتم کر رہی تھی انہوں نے ایک مغول (گیتی یا بھادو، پیکان والی لاشی) لے کر اس کو اس کے پیٹ پر رکھ کر دیا حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا اور اس کی ٹانگوں میں ایک بچہ آ کر اس کے خون میں تھڑ گیا، صبح کو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے سب لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: جس شخص نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے، وہ نابینا لوگوں کو پھلانگتا ہوا آیا اور نبی ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس باندی کا مالک ہوں، وہ آپ کو سب و شتم کرتی تھی اور برا کہتی تھی، میں اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی اور اس سے موتیوں کی مانند میرے دو بچے بھی ہوئے اور وہ میری رفیقہ حیات تھی، گزشتہ رات وہ پھر آپ کو سب و شتم کر رہی تھی اور برا کہہ رہی تھی، میں نے اس کے پیٹ پر گیتی رکھ کر اس کو دیا حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنو! گواہ ہو جاؤ کہ اس کا خون رائیگاں ہے، (یعنی اس کا کوئی قصاص یا تاوان نہیں ہوگا)۔

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ کو سب و شتم کرنے اور آپ کی گستاخی کرنے والے کا حکم بالکل واضح ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس گستاخ کے خون کو ”حدر“ قرار دے کر اس پر مہر ثبت کر دی کہ گستاخ رسول ﷺ مباح الدم ہوتا ہے۔  
اس حدیث کی شرح میں شیخ ظلیل احمد سنہار پور لکھتے ہیں:

”قال الشوكاني وحديث ابن عباس وحديث الشعبي دليل على انه يقتل من شتم النبي ﷺ“

ترجمہ: شوکانی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس اور حدیث شعبی اس بات پر دلیل ہے کہ شاتم رسول ﷺ کو قتل کیا جائے گا“ صاحب عون المعبود لکھتے ہیں:

وفيه دليل على ان اللعنة اذا لم يكف لسانه عن الله ورسوله فلا فاعته له فيحل قتله قاله السدي (عون المعبود شرح ابی دائود ج ۳ ص ۲۲۶)

ترجمہ: ”اس میں دلیل ہے کہ زمی اگر اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی توہین سے باز نہ آئے تو اس

گستاخ رسول ﷺ کا انجام

کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا قتل جائز ہو جاتا ہے۔“

شیخ محمد ذکریا سہارنپوری لکھتے ہیں:

وقد نقل ابن المنذر الاتفاق على ان من سب النبي صريحا وجب قتله ترجمہ: ”ابن المنذر نے نقل کیا ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جو حضور ﷺ کو صریحاً گالی دے اس کو قتل کر دیا جائے گا۔“ (یذل الحمود فی حل ابی داؤد (ج ۷ ص ۳۰۰)۔

حدیث نمبر ۲: عن علی بن یهودیہ کانت تشتم ﷺ وتقع فیہ فخنقها رجل حتی ماتت فابطل النبی ﷺ دمها رواہ ابو داؤد

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی عورت حضور ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ کی عیب جوئی کیا کرتی تھی، ایک آدمی نے اس کا گلہ گھونٹ کر اسے قتل کر دیا، حضور ﷺ نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔ (اس کے ورثاء کو قصاص یا دیت کا حق دار قرار نہ دیا)۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۱۶۵ باب قتل اهل الردۃ والسعادة بالفساد ابو داؤد ج ۲ ص ۲۵۲ مطبوعہ دہلی، السنن الکبریٰ ج ۹ ص ۲۰۰)۔

حدیث نمبر ۳: عن حسین ابن علی عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ قال من سب نبیا فاقتلوه ومن سب اصحابہ فاضرہوہ

ترجمہ: ”حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو اور جو میرے کسی صحابی کو گالی دے اسے (کوڑے) مارو۔ (الشفا ج ۲ ص ۱۲۲، فتاویٰ خیرین ج ۱ ص ۱۰۳)۔

نبی اکرم ﷺ کا خود گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنے کا حکم دینا:

حدیث نمبر ۴: قال عمر و سمعت رسول اللہ ﷺ من لکعب بن الاشرف فانه قد اذى الله ورسوله فقام محمد بن مسلمة الخ

”حضرت عمر بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون کھڑا ہوگا کعب بن الاشرف کے لئے، کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکفیس پہنچائی ہیں تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پھر اپنے ساتھ جا کر اسے قتل کر دیا پھر حضور ﷺ کو اطلاع دی کہ اس کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۶۸۰۷، صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۲۶)۔

## گستاخ رسول ﷺ کا انجام

کعب بن اشرف یہ وہ بد بخت گستاخ رسول تھا کہ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے خود قتل کا حکم جاری فرمایا اور اعلان عام فرمایا کہ کون خوش قسمت شخص ہے جو اس گستاخ رسول کو قتل کر کے اس کا نشان مٹائے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے۔  
حدیث نمبر ۵: محدث عبدالرزاق نے اپنی عظیم البرتب کتاب مصنف عبدالرزاق میں مندرجہ ذیل احادیث لکھی ہیں:

عن عكرمة مولى ابن عباس ان النبی ﷺ سب رجل فقال من يكفيني عدوى فقال زبير انا فبارزه فقتله الزبير

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مکرمہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کو گالی دی تو حضور ﷺ نے فرمایا میرے اس دشمن کی خبر کون لے گا تو حضرت زبیر نے عرض کیا میں حاضر ہوں، پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گئے اور اسے قتل کر دیا۔

حدیث نمبر ۶: ان امرأة كانت تسب النبی ﷺ فقال من يكفيني عدوى فخرج اليها خالد بن وليد فقتلها

”ایک عورت حضور ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی تو حضور ﷺ نے فرمایا میرے اس دشمن کو کون کیفر کر داریک پہنچائے گا پس حضرت خالد بن ولید تشریف لے گئے اور اسے قتل کر دیا۔“

حدیث نمبر ۷: وروی ان رجلا كذب على النبی ﷺ فبعث عليا والزبير ليقتلا  
”مردی ہے کہ ایک دریدہ دہن آدمی نے حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کیا تو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر کو بھیجا تا کہ وہ اسے قتل کر دیں“

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ نگاہ نبوت ﷺ میں شاتم رسول ﷺ کی سزا قتل کے سوا اور کچھ نہیں ہے، (المصنف عبدالرزاق ج ۵ ص ۳۰۷)۔  
حج الباری شرح بخاری میں لکھا ہے:

في الصحيح البخاري عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبی ﷺ دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزع جاء رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتله ،

”صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا، جب آپ ﷺ نے

## گستاخ رسول ﷺ کا انجام

خود اتار تو ایک آدمی اس وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابنِ نخل کعبۃ اللہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ (رواہ البخاری فتح الباری ج ۸ ص ۱۲، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۳۹۲)۔

سنن ابوداؤد میں ان دو عورتوں کے بارے میں اس طرح لکھا ہے کہ:

وانہ کان یقول الشعر یمحوبہ رسول اللہ ﷺ ویامر جاریۃ أن تغیبہ فہذا لہ ثلاث جرائم مبیحۃ للدم، قتل النفس والردۃ والہجاء۔

یہ ابنِ نخل اشعار کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی بھوکھا کرتا تھا اور اپنی باندیوں کو وہ اشعار گانے کے لئے کہا کرتا تھا اور وہ بد بخت عورتیں نبی اکرم ﷺ کی توہین میں ترنم سے وہ اشعار گاتی تھیں، اس کے کل تین جرم ہیں جن کی وجہ سے یہ مباح الدم قرار پایا، ایک قتل، دوسرا ارتداد اور تیسرا حضور اکرم ﷺ کی بد گوئی۔ امیر رسول اللہ ﷺ بقتل القیتین (ان لوغزیوں کا نام قریبہ اور قرتا تھا اور یہ ابنِ نخل کی باندیاں تھیں)۔

اس طرح ابنِ نخل کی مذکورہ جھوگانے والی دونوں باندیوں کو بھی رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر قتل کرنے کا حکم دیا تھا جن کا نام قریبہ اور قرتا تھا، ان دونوں کے قتل کرنے کا حکم بھی اس لئے دیا گیا کہ یہ دونوں حضور ﷺ کی شان میں بد گوئی کے اشعار گایا کرتی تھیں۔ جب ابنِ نخل گستاخ رسول ﷺ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ اشعار لکھتا تو عاشق رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس کے گستاخانہ اشعار کا نبی اکرم ﷺ کی محبت میں مستغرق ہو کر اشعار کی صورت میں جواب دیا کرتے تھے۔

سنن نسائی میں اس کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی:

ابنِ نخل کا پورا نام عبد اللہ بن نخل تھا یہ ایسا بد بخت شخص تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ اشعار کہتا تھا اور دو مذکورہ عورتیں ان بے ہودہ اشعار کو گاتی تھیں، ان کی یہ حرکت نبی کریم ﷺ کو سخت ناگوار گزرتی تھی جبکہ سنن نسائی کی حدیث میں ہے جس کو حضرت مصعب بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، جب مکہ فتح ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو معاف فرمایا یعنی معافی کا عام اعلان کیا، لیکن سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ سب کو معافی ہے، ان (چار مردوں اور دو عورتوں) کو قتل کرو چاہے کہ تمہیں کعبے کے پردوں کے ساتھ لپٹے ہوئے ملیں (ان چار مردوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں: (1) عکرمہ بن ابی جہل، یہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے (2) عبد اللہ بن نخل (یہ وہ گستاخ رسول

تھا جس کو حضرت سعید بن حریت نے کعبے کے پردوں کے پیچھے سے نکال کر قتل کیا تھا، (3) مقیس بن صبابہ (اس گستاخ رسول کو صحابہ نے بھرے بازار میں قتل کیا، (4) عبد اللہ بن سعید بن ابی سرح نے (حضرت عثمان کے گھر میں امان لی اور بعد میں مسلمان ہو گئے)۔

(سنن نسائی رقم الحدیث: ۴۰۷۸، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنا:  
گستاخ رسول ﷺ کے خلاف سب سے پہلا جہاد امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا:

مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جس فتنہ ارتداد سے نبرد آزما ہونا پڑا وہ مسیلہ کذاب کافرو ملعون کی صورت میں تھا، مسیلہ کذاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جھوٹی، کاذب دعویٰ کیا اور اپنے کچھ پیروکار بھی تیار کئے، بلکہ اپنے مرتدین کی پوری فوج تیار کی ہوئی تھی، جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس گستاخ رسول اور اس کے پیروکاروں کی طاقت کا پتہ چلا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت و سیادت میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ایک عظیم الشان لشکر تیار کیا، اور حکم فرمایا کہ اس مرتد اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کرو، اہل سیر نے اس جہاد کا نام جنگ یمامہ رکھا اور فرمایا اس وقت تک واپس نہ آنا جب تک مسیلہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو واصل جہنم نہ کر دو، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے صحابہ کرام کے لشکر کے ساتھ مسیلہ کذاب سے جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے، اور اس سے جنگ کی، یہاں تک کہ یہ جنگ اتنی شدت اختیار کر گئی کہ اس گستاخ رسول اور اس کے پیروکاروں سے لڑتے لڑتے تقریباً بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا، اور ان شہید صحابہ کرام میں تین سو ستر صحابہ کرام ایسے تھے جو قرآن کے حفاظ تھے، آخر کار حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسیلہ کذاب کو قتل کر کے گستاخان رسول ﷺ کے فتنہ کو ختم کر دیا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ایمان کا یہ عالم تھا کہ صحابہ کرام کے لئے گستاخ رسول ﷺ کا زندہ دیکھنا ناقابل برداشت ہوتا، یہی وجہ ہے کہ جس صحابی رسول کو جب بھی معلوم ہوتا کہ فلاں



فصل گستاخ رسول ہے یا نبی ﷺ کی شان اقدس میں سب دشمن کرتا ہے تو اس کو قتل کرنے کے لئے جھپٹ پڑتے، (ائمہ تلمیذ، ج ۱، ص ۸۷-۸۸، میں جن بارہ شہید صحابہ کرام کا ذکر ہے ان میں اکثر کے نام اور تعارف بھی لکھے ہیں جبکہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر شہداء صحابہ کا ذکر کیا ہے)۔

حضور اکرم ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے منافق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل:

اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مکلفین کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں اور ان آیتوں میں یہ بتایا ہے کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتے اور آپ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتے اور اپنے مقدمات طاغوت کے پاس لے جاتے ہیں، امام ابن جریر نے لکھا ہے کہ اس آیت میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے، یہ ایک یہودی عالم تھا۔

ایک منافق اور ایک یہودی کا جھگڑا ہو گیا، یہودی نے کہا میرے اور تمہارے درمیان ابوالقاسم ﷺ فیصلہ کریں گے، اور منافق نے کہا میرے اور تمہارے درمیان کعب بن اشرف فیصلہ کرے گا، کیونکہ کعب بن اشرف بہت رشوت خور تھا اور اس مقدمہ میں یہودی حق پر تھا اور منافق باطل پر تھا، اس وجہ سے یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ مقدمہ لے جانا چاہتا تھا، (اس لئے کہ اس یہودی کو بھی یہ معلوم تھا کہ مجھے اسی در سے انصاف مل سکتا ہے) اور منافق کعب بن اشرف کے پاس یہ مقدمہ لے جانا چاہتا تھا، جب یہودی نے اپنی بات پر اصرار کیا تو وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، رسول اللہ ﷺ نے یہودی کے حق میں اور منافق کے خلاف فیصلہ دیا، منافق اس فیصلہ سے راضی نہیں ہوا اور کہا میرے اور تمہارے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے، دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہودی نے بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے حق میں اور اس منافق کے خلاف فیصلہ کر چکے ہیں لیکن یہ مانتا نہیں ہے، حضرت عمر نے منافق سے پوچھا کیا ایسا ہی ہے، اس نے کہا ہاں! حضرت عمر نے فرمایا ظہر و انتظار کرو میں ابھی آتا ہوں، مگر گئے تھوڑے کر آئے اور اس منافق کا سر قلم کر دیا (اور للکار کر اس مظہر جلال مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو میرے رسول ﷺ کا فیصلہ نہیں مانتا عمر کا اس کے لیے یہی فیصلہ

ہے کہ اس کا نام دنیا سے مٹا دیا جائے، پھر اس منافق کے گمراہوں نے نبی ﷺ سے حضرت عمر کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے پوری تفصیل معلوم کی، حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے آپ کے فیصلہ کو مسترد کر دیا، اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا عمر فاروق ہیں انہوں نے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیا، نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم فاروق ہو، اس قول کی بناء پر طاغوت سے مراد کعب بن اشرف یہودی ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۳۹-۲۳۸، الجامع لاحکام القرآن ج ۵ ص ۲۶۵-۲۶۴)

(الدر المنثور ج ۲ ص ۱۷۹، روح المعانی ج ۵ ص ۶۷، تبیان القرآن ج ۲ ص ۱۷۳)

☆ وعن مجاهد قال اتى عمر بن الخطاب رسول الله ﷺ فقتله ثم قال عمر رضى الله عنه من سب الله أو سب أحد أمن الانبياء فافقتلوه.

”حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بطور سزا اسے قتل کیا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالیٰ کو یا انبیاء میں سے کسی کو برا کہے اسے قتل کر دو۔“ (الصائم المسلم ج ۳ ص ۴۱۹)۔

☆ حضرت عمیر بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بہن مشرکہ تھی، جب وہ نبی ﷺ کے پاس جاتے تو وہ آپ کو سب و شتم کرتی اور آپ کو برا کہتی، انہوں نے ایک دن اس کو تلوار سے قتل کر دیا، اس کے بچے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم کو معلوم ہے اس کو کس نے قتل کیا ہے، کیا امن دینے کے باوجود اس کو قتل کیا گیا ہے، اور ان لوگوں کے ماں باپ مشرک تھے، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو یہ خوف ہوا کہ یہ لوگ کسی اور بے قصور کو قتل کر دیں گے، انہوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس واقعہ کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے متعلق مجھے ایذا پہنچاتی تھی، نبی ﷺ نے اس کے بیٹوں کے پاس کسی کو بھیجا تو انہوں نے کسی اور کا نام لیا جو اس کا قاتل نہیں تھا، نبی ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

(الحکم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث: ۱۲۳، ص ۶۵، مطبوعہ بیروت، تبیان القرآن ج ۵ ص ۸۰)

## کتابخانیہ رسول ﷺ کا انجام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری مدنی کی نظر میں:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کتابخانیہ رسول ﷺ کے بارے میں فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۳۰۱ تا ۳۹۹ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور میں لکھتے ہیں:

اجمع العلماء ان شاتم النبی ﷺ المتقص له کافر والوعید جار علیہ بعدذاب اللہ تعالیٰ ومن شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔  
سیم الریاض جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر کی ہے:

ما صرح به من کفر الساب والشاک فی کفرہ هو ماعلیہ المتناو غیر ہم۔ یعنی جو ارشاد فرمایا کہ نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر یہی مذہب ہمارے آئمہ و غیر ہم کا ہے۔  
دعوت امام کردی جلد ۳ صفحہ ۳۴۱ ہے

لو ارتد والعیاذ باللہ تعالیٰ تحرم امراته ویجدد النکاح بعد اسلامہ والمولود بینہما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمۃ الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمۃ الشہادۃ علی العادۃ لایجدیہ مالم یرجع عما قالہ لان باتیاتہما علی العادۃ لایرتفع الکفر اذا سب الرسول ﷺ او واحد من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فلا توبۃ لہ واذا شتمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سکران یغی واجمع العلماء ان شاتمہ کافر ومن شک فی عذابه وکفرہ کفر ملقط کا کثر الاوانی للاختصار۔

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے کلمہ کفر کے بعد کی سب سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دیکر جب اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی

## گستاخ رسول ﷺ کا انجام

میں گستاخی کا جب بھی معافی نہ دینگے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

فتح اللہ پرہام محقق علی الاطلاق جلد چہارم صفحہ ۴۰ میں ہے۔

کل من ابغض رسول اللہ ﷺ بقلبه کان مرتدا فالسب بطریق اولیٰ وان سب مسکوران لا یغنی عنه

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا کینہ ہے وہ مرتد ہے اس سے تعزیریں نہ کریں گے اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ظہر یا بلکہ اس لیے کہ اس کا کرنا اس کفر سے توبہ درجوع سمجھیں گے لہذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبلاً ہو گئے اور جو رد (بیوی) نکاح سے باہر باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں تھی اور نہ کسی اور نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

تھاوی فیہ فیہ علامہ خیر الدین ربی استاذ صاحب درمختار جلد اول صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں:

من سب رسول اللہ ﷺ فانہ مرتد و حکمہ حکم المرتدین ویفعل بہ ما یفعل بلمرتدین ولا توبۃ لہ اصلا واجمع العلماء انہ کافر ومن شک فی کفرہ کفر ملتقطا۔

جو نبی ﷺ کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا حکم وہی ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتدوں سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے دنیا میں معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

محلی الاذہر شرح معنی الا بحر جلد اول صفحہ ۶۱۸ پر ہے۔

اذا سبه ﷺ او واحد من الانبياء مسلم ولو مسکوران فلا توبۃ لہ تنجیہ کالزندق ومن شک فی عذابه وکفرہ فقد کفر۔

یعنی مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشکی

### گستاخ رسول ﷺ کا انجام

حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریے بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ذخیرۃ الہدیٰ علامہ مخدوم یوسف صفحہ ۳۴۰ پر ہے:

قد اجمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا ﷺ وبأى نبى كان عليهم الصلوة والسلام كفر سواء فعله على ذالك مستحلام فعلمه معتقدا الحرمة وليس بين العلماء خلاف فى ذالك ومن شك فى كفره وعذابه كفر.

یعنی بے شک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور ﷺ خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر بہر حال علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

ایضاً صفحہ ۳۴۲ پر ہے: لا يغسل ولا يصل عليه ولا يكفن اما اذا تاب وتبرأ عن الارتداد ودخل فى دين الاسلام ثم مات غسل وكفن وصلى فيه ودفن فى مقابر المسلمين.

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مر جائے تو اسے نہ غسل دیں نہ کفن دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برات کرے اور دین اسلام میں داخل ہو اس کے بعد مر جائے تو غسل، کفن، نماز اور مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہوگا، (تو میرا ابصار شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی)۔

(كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب النبى الخ)

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ دنیا میں سزا سے بچانے کے لیے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔  
در مختار میں ہے:

الكافر بسب نبى من الانبياء لا تقبل توبته مطلقا ومن شك فى عذابه وكفره كفر.

یعنی کسی نبی کی توبہ نہ کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

بحر الرائق جلد ہفتم صفحہ ۱۳۶ پر فرمایا:

سب واحد من الانبياء كذا لك فلا يفيد الانكار مع البيئۃ الاناجل انكار الردۃ توبۃ ان كانت مقبولة .

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع مزا کے لیے ہے توبہ تو وہاں قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی ﷺ خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔

درالاحکام علامہ مولیٰ خسر و جلد اول صفحہ ۲۹۹ پر ہے۔

اذا سبہ ﷺ او واحدا من الانبياء صلوات اللہ علیہم اجمعین بمسلم فلا توبۃ لہ اصلاً واجمع العلماء ان شاتمہ کافر ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر .

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

فتاویٰ ذوالاحکام صفحہ ۳۰ میں ہے:

محل قبول توبۃ المرتد مالم تکن ردت بسب النبی او بغضہ ﷺ فان کان بہ لا تقبل توبتہ سواء جاء ثانيا من نفسه او شہد علیہ ہذا الک بخلاف غیرہ من الکفرات

یعنی نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۰۱ تا ۳۰۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)



## کتابخانہ رسول ﷺ کے انجم کے متعلق غزالی زماں فراموش نہیں

علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

غزالی زماں رازی دوراں فراموش نہیں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کی کتاب ناموس رسول ﷺ اور قانون رسالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کتاب وسنت، اجماع امت اور تصریحات آئمہ دین کے مطابق تو بین رسول کی سزا صرف قتل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صریح مخالفت تو بین رسول ہے۔ قرآن مجید نے اس جرم کی سزا قتل بیان کی ہے، اسی بناء پر کافروں سے قتال کا حکم دیا گیا، قرآن مجید میں ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (الانفال: آیت ۱۳)

یہ (یعنی کافروں کو قتل کرنے کا حکم) اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صریح مخالفت کر کے ان کی توہین کا ارتکاب کیا، تو بین رسول کے کفر ہونے پر بکثرت آیات قرآنیہ شاہد ہیں۔ مثلاً وَلَنَسْأَلَنَّهُمْ لِيَقُولُوْا اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبٰلَہٗ وَاٰتِہٖ وَرَسُوْلَهٗ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ لَا تَعْتَلُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

(سورہ توبہ آیت ۶۵، ۶۶)۔

ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے، آپ (ان سے) کہیں کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو، کوئی عذر نہ کرو، بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

مسلمان کہلانے کے بعد کفر کرنے والا مرتد ہوتا ہے اور از روئے قرآن مرتد کی سزا صرف قتل ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَسَدَعُوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولٰٓئِیْ بِاسٍ شَدِيْدٍ يُقَاتِلُوْهُمْ اَوْ يَسْلَمُوْنَ (سورۃ النّٰح آیت ۱۶)

ترجمہ: اے رسول ﷺ پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے فرمادیجئے، عنقریب تم سخت جنگ کرنے والوں کی طرف بلائے جاؤ گے، تم ان سے قتال کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ آیت مرتدین اہل ایمان کے حق میں بطور اخبار بالغیب نازل ہوئی، اگرچہ بعض علماء نے

## گستاخ رسول ﷺ کا انجام

اس مقام پر فارس و روم وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے، لیکن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حسب ذیل روایت نے اس آیت کو مرتدین بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے حق میں متعین کر دیا:

عن رافع بن خدیج انا كنا نقرأ هذه الآية فيما مضى ولا نعلم من هم حتى دعا ابو بكر رضي الله عنه الى قتال بنى حنیفة فعلمنا انهم اريدوا بها (البحر المحيط ج ۸ ص ۹۲، روح المعانی پ ۲۶ ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ہم اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (مرتدین) بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے قتال کی طرف مسلمانوں کو بلایا، اس وقت ہم سمجھے کہ اس آیت کریمہ میں یہ مرتدین ہی مراد ہیں۔

ثابت ہوا کہ اگر مرتد اسلام نہ لائے تو از روئے قرآن اس کی سزا قتل کے سوا کچھ نہیں، قتل مرتد کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں، اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث پیش کی جاتی ہے:

اتى على بن نادقة فاحرقهم (ولم يروا ابى داودان عليا احرقا ناسا ارتدوا عن الاسلام) فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لم احرقهم لنهى رسول الله ﷺ لا تعذبوا بعذاب الله ولقتلهم لقول رسول الله ﷺ من بدل دينه فاقتلوا (صحيح بخاری ج ۱ ص ۲۴۳، ابو داؤد ج ۲ ص ۵۹۸)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (مرتد ہونے والے) زندقہ لوگ لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں جلادیا، اس کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر (آپ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو، اور میں انہیں قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو (مسلمان) اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو۔

گستاخ رسول ﷺ کا انجام

## گستاخ رسول ﷺ کا انجام

محدث اعظم سعید ملت حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہم کی نظر میں:

میرے استاذ محترم عالم اسلام کے عظیم محدث، سعید ملت فخر المجد ثین شیخ القرآن حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ نے تفسیر تبيان القرآن اور شرح صحیح مسلم میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث قرآن و سنت کی روشنی میں فرمائی، چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

توہین رسالت کرنے والے غیر مسلم کو اسلامی ملک میں قتل کرنے کے متعلق مذاہب فقہاء:

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں:

علامہ ابن المنذر نے کہا ہے کہ عام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص نے نبی ﷺ کو گالی دی اس کو قتل کرنا واجب ہے، امام مالک، لیث، امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ جو ذی نبی ﷺ کو گالی دے اس کو قتل نہیں کیا جائے گا، اس کے بعد علامہ قرطبی مالکی لکھتے ہیں کہ اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو ذی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے، یا آپ ﷺ کو تعزیراً اور کتاً یا برا کہے یا آپ ﷺ کی شان میں کسی کرے یا آپ ﷺ کی ایسی صفت بیان کرے جو کفر ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا کیونکہ ہم نے اس بات پر اس کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا نہ اس پر اس سے معاہدہ کیا ہے، البتہ امام ابو حنیفہ، ثوری اور اہل کوفہ میں سے ان کے متبعین نے کہا ہے کہ اس کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کا مذہب جس پر وہ قائم ہے، وہ شرک ہے اور وہ سب سے بڑا جرم ہے لیکن اس کو سزا دی جائے گی اور اس پر تعزیر لگائی جائے گی۔ (الجامع لاحکام القرآن ج ۸ ص ۲۱-۲۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)

میں کہتا ہوں کہ جمہور فقہاء احناف نے امام ابو حنیفہ کے اس قول پر فتویٰ نہیں دیا بلکہ ان کا یہی مسلک ہے کہ جو ذی نبی ﷺ کی توہین کرے وہ واجب القتل ہے اور توہین سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کفریہ اور شرک کے علاوہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق کوئی ایسی بات کہے جو عرف میں توہین ہو۔

ائمہ کے نزدیک گستاخ رسول ﷺ کا حکم:

رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا بالاجماع کفر ہے اور توہین کرنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے اور اس کی توبہ قبول کرنے میں ائمہ مذاہب کے مختلف قول ہیں، خواہ توہین کا

تعلق آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ ہو یا آپ ﷺ کے نسب کے ساتھ ہو آپ ﷺ کے دین کے ساتھ یا آپ ﷺ کی کسی صفت کے ساتھ ہو اور یہ اہانت خواہ صراحتہ ہو یا کنایتہ ہو یا تعریضاً ہو یا تلویحاً ہو اسی طرح کوئی شخص آپ کو بدعا کرے، آپ پر لعنت کرے یا آپ کا برا چاہے آپ ﷺ کے عوارض بشریہ یا آپ سے متعلق اشیاء یا اشخاص کا آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے بطریق طعن یا مذمت ذکر کرے، غرض جس شخص سے کوئی ایسا ظالم صادر ہو جس سے آپ ﷺ کی اہانت ظاہر ہو وہ کفر ہے اور اس کا قاتل واجب القتل ہے، اسی طرح ظالمہ قاضی عیاض ماضی نے ذکر کیا ہے (قاضی عیاض بن موسیٰ اندلسی متوفی ۵۴۳ھ، الشفاء ج ۲ ص ۱۸۹)۔

علامہ قاضی عیاض ماضی ماضی لکھتے ہیں:

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی ﷺ

المنقص له کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ له وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابه کفر

محمد بن سحنون نے کہا ہے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ کی اہانت کرنے والا اور آپ کی تنقیص (آپ کی شان میں کمی) کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(قاضی عیاض بن موسیٰ اندلسی ماضی ماضی ۵۴۳ھ، الشفاء ج ۲ ص ۱۹۰، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان) بعض فقہاء حنفیہ کا قول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں ہوگی، علامہ علائی لکھتے ہیں:

والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه يقتل ولا يقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالى

قبلت لانه حق الله تعالى والاول حق عبد ومن شک فی عذابه وکفرہ کفر جو شخص کسی نبی کو گالی دینے سے کافر ہو گیا اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مطلق قبول نہیں ہے (خواہ خود توبہ کرے یا توبہ پر گواہی ہو) اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور نبی کو گالی دینا بندے کا حق ہے اور جو شخص اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

(علامہ علاؤ الدین حصکفی حنفی متوفی ۸۸۰ھ، در مختار علی الرد ج ۳ ص ۴۰۰، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

علامہ شامی حنفی مدظلہ قبول توبہ کی تحریر کرتے ہیں:

لان الحد لا يسقط بالتوبة فهو عطف تفسير والحاد انه حكم الدنيا اما عند الله تعالى فهي مقبولة كما في البحر

کیونکہ حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حکم دنیا کے ساتھ خاص ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی توبہ مقبول ہوگی اسی طرح البحر الرائق میں ہے۔

(علامہ ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ، رد المحتار ج ۳ ص ۴۰۰ مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

بعض فقہاء شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی توبہ مطلقاً قبول نہیں ہے علامہ عسقلانی لکھتے ہیں:

وقد نقل بن المنذر الاتفاق على ان من سب النبي ﷺ صريحا وجب قتله ونقل ابو بكر الفارسي احدا ائمة الشافعية في كتاب الاجماع ان من سب النبي ﷺ مما هو قذف صريح كفر باتفاق العلماء فلو تاب لم يسقط عنه القتل لان حد قذفه القتل وحد القذف لا يسقط بالتوبة

علامہ ابن منذر نے نقل کیا ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص نے نبی ﷺ کو صریحاً گالی دی اس کو قتل کرنا واجب ہے اور ائمہ شافعیہ میں سے علامہ ابوبکر فارسی نے کتاب الاجماع میں لکھا ہے کہ جس شخص نے نبی ﷺ کو قذف صریح کے ساتھ گالی دی اس کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے اگر وہ توبہ کرے گا تب بھی اس سے قتل ساقط نہیں ہوگا کیونکہ یہ حد قذف ہے اور حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

(علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۲ ص ۲۸۱، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور)

خاصی میض مالکی لکھتے ہیں:

فاعلم ان مشهور مذهب مالک واصحابه وقول السلف وجمهور العلماء قتله حدا لا كفرا ان اظهر التوبة منه (الی قوله) قال الشيخ ابو الحسن القاسبي رحمه الله اذا اقرا السب وتاب منه واظهر التوبة قتل بالسب لانه هو حده وقال ابو محمد بن ابی زيد مثله واما ما بينه وبين الله فتوبته تنفضه

جان لو کہ امام مالک، ان کے اصحاب، سلف صالحین اور جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ نبی ﷺ کو جس نے گالی دی اور اس کے بعد توبہ کر لی تو اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا نہ بطور کفر، شیخ



### گستاخ رسول ﷺ کا انجام



ابو الحسن قاسمی رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی شخص نے آپ ﷺ کو گالی دینے کا اقرار کیا اور اس کے بعد توبہ کر لی اور توبہ کا اظہار کر دیا تو اس کو گالی کے سبب سے قتل کیا جائے گا، کیونکہ یہ اس کی حد ہے ابو محمد بن ابی زید نے بھی یہی کہا ہے البتہ اس کی توبہ اس کو آخرت میں نفع دے گی اور وہ عند اللہ مؤمن قرار پائے گا۔ (قاضی عیاض بن مرئی مالکی اندلسی متوفی ۵۴۳ھ، الشفا، ج ۲ ص ۲۲۳-۲۲۲ مطبوعہ لبنان)

علامہ شامی لکھتے ہیں: ان قول مالک بعدم قبول التوبة اشهر و اظهر مما رواه عنه الوليد (الی قولہ) و اما الحنبلة فكلما هم قريب من كلام المالكية والمشهور عن احمد عدم قبول توبته و عنه رواية بقبولها فمذهبه كمنه ب مالک (الی قولہ) ان مذهب ابی حنفیة و الشافعی حکمہ حکم المرتد و قد علم ان المرتد تقبل توبته كما نقلهنا عن التنف و غيره فاذا كان هذا في ساب الرسول ﷺ ففي ساب الشيخين او احدهما بالاولی فقد تحرر ان المذهب كمنه ب الشافعی قبول توبته كما هو رواية ضعيفة عن مالک

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی ہو اس کی توبہ قبول نہ کرنا، امام مالک کا مشہور مذہب ہے، اور امام احمد بن حنبل کا مشہور مذہب بھی یہی ہے اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی، لہذا ان کا مذہب امام مالک کی طرح ہے، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ اس کا حکم مرتد کی طرح ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ مرتد کی توبہ قبول کی جاتی ہے جیسا کہ نکتہ وغیرہ سے منقول ہے، جب رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کا یہ حکم ہے تو حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دینے والے کا حکم بطریق اولیٰ یہی ہوگا کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے، بہر حال یہ بات ظاہر ہوگئی کہ احناف اور شوافع کا مذہب یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی اور امام مالک سے بھی یہ ایک ضعیف روایت سے ثابت ہے۔

(در مختار ج ۳ ص ۴۰۴)

خلاصہ یہ ہے کہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ گستاخ رسول کی (دنیاوی احکام میں) توبہ قبول نہیں ہوگی اور اس کو قتل کیا جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی اور ایک قول یہ ہے کہ (دنیاوی احکام میں) اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اس کو ہر حال میں قتل کیا جائے گا۔

کتاب رسول ﷺ کا انجام

## شریعت کی توہین کرنے والا تورات کی تصریح کے مطابق واجب القتل ہے:

پاکستان میں توہین رسالت کا قانون بنایا گیا ہے جس کے مطابق سیدنا محمد ﷺ یا انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کی بھی توہین کرنے والے کو پھانسی کی سزا دی جاسکے گی، اس پر پاکستان میں رہنے والے غیر مسلم خصوصاً عیسائی آئے دن احتجاج کرتے رہتے ہیں اور باقی دنیا کے غیر مسلم بھی اس کو مسلمانوں کی بنیاد پرستی قرار دیتے ہیں اور اس قانون کو اقلیت پر ظلم قرار دیتے ہیں جبکہ بائبل میں یہ لکھا ہوا ہے کہ قاضی یا کاہن کی توہین کرنے والا بھی واجب القتل ہے اور نبی کی حرمت اور اس کا مقام تو کاہن اور قاضی سے کہیں زیادہ ہے، سو معلوم ہوا کہ توہین رسالت کا یہ قانون قرآن، حدیث، آثار اور مذاہب ائمہ کے علاوہ بائبل کے بھی مطابق ہے، بائبل کی عبارت یہ ہے:

شریعت کی وہ بات جو تجھ کو سکھائیں اور جیسا فیصلہ تجھ کو بتائیں اسی کے مطابق کرنا اور جو کچھ فتویٰ دیں اس سے دھپنے یا بائیس نہ مڑنا اور اگر کوئی شخص گستاخی سے پیش آئے کہ اس کاہن کی بات جو خداوند تیرے خدا کے حضور خدمت کے لیے کھڑا رہتا ہے یا اس قاضی کا کہنا نہ سنے تو وہ شخص مار ڈالا جائے تو اسرائیل میں سے ایسی برائی کو دور کر دینا اور سب لوگ سن کر ڈر جائیں گے اور پھر گستاخی سے پیش نہیں آئیں گے۔

(استثناء باب: ۱۷ آیت: ۱۱-۱۳، پرانا عہد نامہ ص ۱۸۳، مطبوعہ بائبل سوسائٹی لاہور)

(تبیان القرآن ج ۵ ص ۸۵)

یہود و ہنود کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارے نزدیک تو تمہارے ایک عالم کی توہین کرنے والا قتل کا مرتکب ہے تو وہ ذات جیسے اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے رسول اور اپنا حبیب مکرم بنا کر بھیجا، آج اس ذات مقدسہ پر ڈنمارک اور ناروے کے اخبارات میں جو اعلانیہ گستاخیاں کی گئی ہیں، یہود و ہنود ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں ایسا شخص واجب القتل ہے۔

علامہ محمد بن علی بن محمد الحنفی الحنفی النونی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں:

ہمارے نزدیک حق یہ ہے کہ جب کوئی شخص علی الاعلان نبی ﷺ کو سب و شتم کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا کیونکہ سیر، ذخیرہ میں یہ تصریح ہے کہ امام محمد نے فرمایا: جب کوئی عورت علی الاعلان نبی ﷺ کو سب و شتم کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا کیونکہ روایت ہے کہ حضرت عمر بن عدی نے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتی تھی، انہوں نے رات میں اس کو قتل



مستخرج رسول ﷺ کا انجام

کر دیا تو نبی ﷺ نے ان کے اس فعل کی تعریف فرمائی۔

(الدراختار علی ہاشم رد المحتار ج ۳ ص ۲۸۰-۲۷۹، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۹ھ)۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین غنی حنفی ۱۳۵۲ھ لکھتے ہیں:

جو شخص علی الاعلان نبی ﷺ کو سب و شتم کرے یا عادتاً سب و شتم کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا خواہ وہ عورت ہو (رد المحتار ج ۳ ص ۲۷۸، مطبوعہ بیروت، ۱۴۰۹ھ)۔

شوکانی لکھتے ہیں:

وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ و حدیث الشعبي دلیل علی انه یقتل من شتم النبی ﷺ ونقل ابن المنذر الاتفاق علی ان من سب النبی ﷺ صریحاً وجب قتله قال الخطابی رحمة الله عليه لا اعلم خلافاً فی وجوب قتله اذا كان مسلماً (نیل الاوطار ص ۲۱۳ ج ۷)

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حدیث شعبی اس بات کی دلیل ہے کہ نبی ﷺ کو سب و شتم کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے شاتم رسول ﷺ کے وجوب قتل پر اتفاق نقل کیا ہے، امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس فعل فتنج کا مرتکب اگر مسلمان ہو تو اس کے وجوب قتل میں کوئی اختلاف نہیں۔

شوکانی اس کے بعد لکھتے ہیں: جو شخص مسلمان ہو کر اہانت رسول ﷺ کا ارتکاب کرتا ہے، وہ مرتد ہے بلکہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین مجرم ہے کیونکہ تو بین رسالت ﷺ کے مجرم کی سزا قتل ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہو سکتی، جب کہ عام مرتد کی سزا توبہ کرنے سے معاف ہو جاتی ہے، چنانچہ مرتد کے بارے میں ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

جمہور اہل علم کا موقف یہ ہے کہ مرتد سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ مرتد سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے اور پھر مطالبہ کرنے کے بعد اسے تین دن کی مہلت دی جائے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مذہب یہی ہے، حنفیہ میں سے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ توبہ کرنے سے پہلے مرتد کو قتل نہ کیا جائے البتہ اگر وہ مہلت مانگے تو اسے تین دن کی مہلت دی جائے

(الصارم المسلول ص ۳۲۱)

## حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا گستاخ رسول ﷺ کو اس کے انجام تک پہنچانا:

فتح بیت المقدس حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو آپ نے عام معافی کا اعلان کیا، لیکن ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ آج ہر ایک کے لئے معافی ہے سوائے ایک شخص کے جس نے میرے پیارے آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں گستاخی کی، جب تک اس گستاخ رسول کو انجام تک نہیں پہنچاؤں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا، اس گستاخ رسول نے پوری امت مسلمہ کو چیلنج کیا تھا کہ (نعوذ باللہ من ذالک) کہ کہاں ہے تمہارا محمد (ﷺ) آ کے بیت المقدس کو کیوں نہیں چھڑاتا، حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گستاخ رسول ﷺ کو تلاش کر کے سب لوگوں کے سامنے اس گستاخ رسول ﷺ کو قتل کیا اور لٹا کر کہا کہ اس سلطنت میں گستاخ رسول ﷺ کے علاوہ ہر ایک کو رہنے کی اجازت ہے، آپ نے اس گستاخ رسول کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے آقا ﷺ کو چیلنج کرنے والے گستاخ آج اس محمد عربی ﷺ کا غلام بیت المقدس کو آزاد کرنے آیا ہے، کسی گستاخ میں ہمت ہے تو سامنے آئے، حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گستاخ رسول کو واصل جہنم کرنے کے بعد سکون کا سانس لیا اور نبی کریم ﷺ کے ہر امتی کو ناموس مصطفیٰ ﷺ پر مرثیے کا عملی درس دیا کہ گستاخ رسول ﷺ کا انجام سوائے موت اور واصل جہنم کے اور کچھ نہیں۔

(الروضین فی اخبار الدوتمین ج ۲ ص ۸۱، مطبوعہ دارالجمیل بیروت)

# حرفِ آخر

یہود و نصاریٰ ہمیشہ سے اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے مٹانے کی ناپاک سازشیں اور جدوجہد کرتے آئے ہیں اور اپنے تمام وسائل، تمام طاقت اور تمام مال و دولت اپنے ان ناپاک منصوبوں کی تکمیل میں صرف کرتے آئے ہیں، قرآن مجید ان کے اس ناپاک نظریے کو رد فرماتا ہے:

ان الذین کفروا ینفقون اموالهم لیصلوا عن سبیل اللہ فسینفقونہا ثم تکون علیہم حسرة ثم یغلبون ط والذین کفروا الیٰ جہنم یمحشرون ۵  
ترجمہ: بیشک جنہوں نے کفر کیا، وہ اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکیں، تو اب وہ انہیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر حسرت بن جائیں گے پھر (یہ لوگ) مغلوب کر دیئے جائیں گے، اور جنہوں نے کفر کیا وہ دوزخ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، (الانفال: ۳۶)۔  
اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے بدردہ واحد ہو یا احزاب و حنین، صلیبی جنگوں کا سلسلہ ہو یا تازیوں کی یلغار، اسلام ہمیشہ سر بلند رہا۔

یہود و نصاریٰ نے جب یہ محسوس کر لیا کہ اسلام اور مسلمانوں کو مغلوب نہیں کیا جاسکتا اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب تک اہل ایمان معصوفی کریم ﷺ کی غلامی سے وابستہ ہیں اور ان کے دل محبت رسول ﷺ کے نور سے جگمگا رہے ہیں، انہیں مغلوب اور زیر کرنا ممکن نہیں، جب میدان جنگ میں مسلمانوں کو شکست دینا ممکن نہ رہا تو اہل مغرب نے تیغ و نشان رکھ دیئے اور طے شدہ منصوبے کے تحت کبھی ڈراموں کے ذریعے، کبھی فلمیں بنا کر، کبھی کارٹون اور کبھی تعصب خیز لٹریچر کے ذریعے اسلام اور داعی اسلام ﷺ کے اعلیٰ کردار کو مسخ کرنے کی ناپاک کوششیں کیں، کبھی یہ فتنہ سیلہ کذاب کی صورت میں، کبھی سلمان رشدی ملعون و کافر کی صورت میں اور کبھی مرزا قادیانی مرتد و ملعون کی صورت میں نمودار ہوتا رہا، اہل ایمان اور جمع رسالت ﷺ کے ہر دانوں کے پاؤں تلے روندنا جاتا رہا، حال ہی میں ایسی ہی ایک ناپاک جسارت و غمارک اور ناروے کے چند اخبارات کے ایڈیٹرز و ذمہ داران نے کی اور یہود و نصاریٰ نے ان کا مدد فرمایا



کیا اور اسے آزادی اظہار کا نام دیا، ان شاء اللہ بہت جلد مسلمانوں کے جذبہ ایمان اور محبت رسول ﷺ کے سیلاب میں یہ فتنہ بھی کچلا جائے گا، ان کی اس ناپاک و مذموم جسارت پر پورا عالم اسلام تڑپ اٹھا ہے جس کے رد عمل میں ہر مسلمان اپنے جذبات کا مختلف ذرائع سے اظہار کر رہا ہے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح ماضی میں صلیبی تلواروں کے مقابلے میں مصطفائی تلواریں میان سے نکلیں، بدر، احد اور دیگر غزوات رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے دور کی فتوحات، حضرت صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم رحمہم اللہ علیہم اجمین جیسے مجاہدین اسلام کے کارنامے، اس کی واضح مثالیں ہیں، آج جب کہ عالمی سطح پر جنگیں میدان میں نہیں بلکہ علم و آگہی اور شعور کے ذریعے اپنی معیشت و ثقافت کو بلند کر کے جیتی جاتی ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کے اہل قلم بھی صلیبی قلم کے مقابلے میں علمی اور فکری قلم اٹھائیں اور دشمنان اسلام کی سازشوں کا بھرپور جواب دیتے ہوئے عملی اور قلمی جہاد میں حصہ لیں، اسی جذبے کو اپنے سینے میں لیے ناچیز نے بھی قلم اٹھانے کی جسارت کی تاکہ امت مسلمہ کو دینی شعور اور احساس و جذبات کی دولت سے آشنا کیا جائے۔

الحمد للہ علیٰ احسنہ بندہ ناکارہ خلائق نے ”گستاخ رسول ﷺ کا انجام“ کے عنوان سے یہ مختصر تحریر لکھنے کی ادنیٰ سی سعی کی تاکہ نبی کریم ﷺ کے عشاق میں اپنا نام رقم کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے، میری دعا ہے کہ رب کریم میری اس ادنیٰ سے کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور امت مصطفیٰ ﷺ کے ہر فرد کو ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ فقط محمد نصیر اللہ نقشبندی

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ ☆ ان سائیں انسان، وہ انسان ہیں یہ  
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ☆ ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

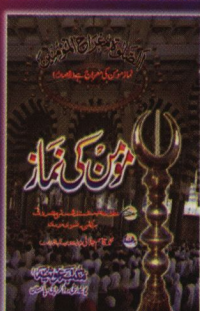
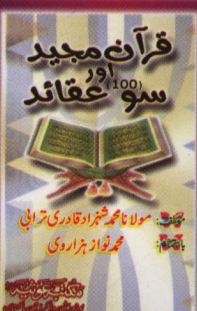
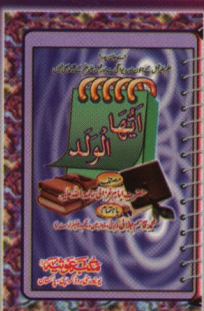
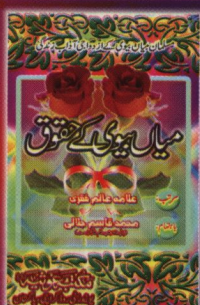
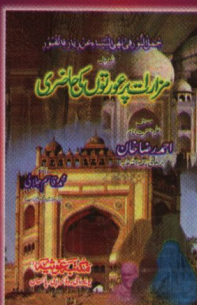
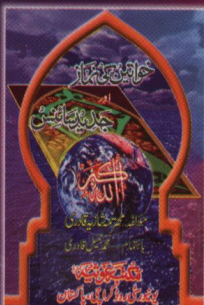
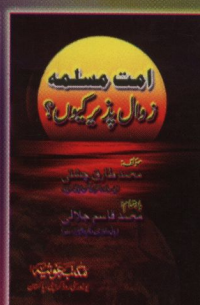
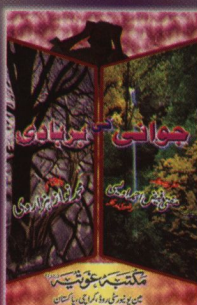
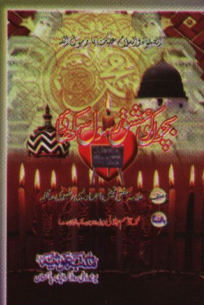
(اہل معرفت)

جو اٹھائے انگلی ناموس شہ ابرار پر ☆ لعنت ایسی بے لگام آزادی اظہار پر  
وہ نہیں مؤمن نہ جو محبوب کو ترجیح دے ☆ مال، جان، اولاد پر اجداد پر گھریار پر  
ہور ہے ہیں جو کہ توہین نبی کے مرتکب ☆ آسمان ٹوٹے گا ایسے لعنتی کفار پر  
پھر بھی ناموس رسالت پر نہ آنے دیں گے آج ☆ گو ہمیں لڑکا دیا جائے صلیب و دار پر

(فیض رسول فیض)



## ہماری دیگر مطبوعات



BUSMILLAH Computers - 0302127983

# مکتب خوشیہ

بالتل بین گیت منگری پارک تحصیل دارالعلوم خوشیہ  
پیش رو منگری 4926110-4910584 (9221)